روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۴ بدھ-۲۱ رمضان ۱۴۱۵ھ ‘۲۲- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ‘۲۲-فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کو انکسار پسند ہے

خدا کو انکسار پسند ہے اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کردے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چونکہ نجات کوئی مصنوعی اور بناوٹی بات نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دینا اس کے لئے کافی ہو کہ نجات ہوگئی اس لئے (دین حق) نے نجات کا یہ معیار رکھا ہے کہ اس کے آثار اور علامات اسی دنیا میں شروع ہو جائیں اور بہشتی زندگی حاصل ہو۔ لیکن یہ صرف (دین حق) ہی کو حاصل ہے باقی دوسرے مذاہب نے جو کچھ نجات کے متعلق بیان کیا ہے وہ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مبطل ہے بلکہ فطرت انسانی کے خلاف اور عقلی طور پر بھی ایک بیہودہ امر ثابت ہوتا ہے وہ نجات ایسی ہے کہ جس کا کوئی اثر اور نمود اس دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کی مثال اس پھوڑے کی سی ہے جو باہر سے چمکتا ہے اور اس کے اندر پیپ ہے۔ نجات یافتہ انسان کی حالت ایسی ہونی چاہئے کہ اس کی تبدیلی نمایاں طور پر نظر آوے اور دوسرے تسلیم کرلیں کہ واقعی اس نے نجات پالی ہے اور خدا نے اس کو قبول کرلیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۸۹)

جاپان کے زلزلہ زدگان کے لئے مخلصین احمدیت کی امداد

سیرالیون کے خراب حالات کی اصلاح کیلئے دعاؤں کی تحریک

لندن: ۶- فروری۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر جاپان کے زلزلے کے ضمن میں جماعت احمدیہ جاپان کی خدمات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اب بہت سے جاپانی دوست بھی جماعت کی امدادی مہم میں دلچسپی لینے لگ گئے ہیں۔ حضرت صاحب نے ۱۷- مخلصین کے نام بیان فرمائے جو امدادی کاموں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان میں بہت سے جاپانی دوستوں اور چار غیر از جماعت دوستوں کے بھی نام بھی شامل تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کے علاوہ بوسنین مظلوموں کے لئے جو دوست خدمات بجالا رہے ہیں ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حال ہی میں یہ لوگ امدادی سامان کا ساتواں کانوائے لیکر گئے ہیں۔ ہر کانوائے میں بہت سا امدادی سامان ہوتا ہے جو بعض دفعہ ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ مالیت کا ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ماہ رمضان میں بھی ان کی خدمات جاری ہیں۔

حضرت صاحب نے اس ضمن میں سیرالیون کی جماعت کا بھی ذکر فرمایا جو اپنے ملک کے مصیبت زدگان کی امداد بڑی محنت اور توجہ سے کر رہے ہیں۔ یہ ان مصیبت زدگان کی امداد کر رہے ہیں جو باغیوں کے مظالم سے جان بچا کر بھاگے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سیرالیون کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہاں بہت بڑی تباہی آئی ہے۔ یہ تباہی باغی برپا کر رہے ہیں۔ آئیوری کوسٹ کا باغی لیڈر ٹیلر لوٹ مار اور حملے کر رہا ہے۔ اسے مبینہ طور پر کئی بیرونی طاقتوں کی سرپرستی بھی حاصل ہے۔ یہ امریکہ کی قید میں بھی رہا ہے اور سی آئی اے کی قید سے واپس آکر یہ ساری لوٹ

باقی صفحہ ۷ پر

دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست معین فارم پر بھجوائی جائے

○ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی تیاری ابھی سے شروع کردیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے اس غرض کے لئے مطبوعہ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر انہی مطبوعہ فارم پر مطلوبہ معلومات بھجوائیں۔ تاکہ حضرت صاحب کی خدمت میں صاف ستھرا ریکارڈ پیش کیا جاسکے۔ ناموں کے ساتھ رقم کا لکھنا ضروری ہے بغیر رقم کے نام بھجوانا درست نہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا

" قربانی کی روح کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ نو مبایعین کو بھی کثرت سے ان چندوں میں شامل کریں قطع نظر اس کے کہ کوئی کتنی رقم دیتا ہے۔ اگر کوئی ایک آنہ بھی دے سکتا ہے تو اسے بھی شامل کیا جائے کیونکہ ہمیں اخلاص کی ضرورت ہے۔ اور مالی قربانی کے بغیر اخلاص بڑھتا نہیں۔ مالی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا ایک معیار قرار دیا ہے"

حضرت صاحب کے اس تازہ ارشاد کی روشنی میں تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان سے گزارش ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات وقف جدید کی فہرست میں نو مبایعین کو لازماً شامل کریں۔ اور اپنی جماعت / مجلس کے مجموعی وعدہ جات سے مرکز کو ۲۳- مارچ ۹۵ء تک آگاہ کریں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

اعلان تصحیح

○ ۱- روزنامہ الفضل ۱۹- فروری کے شمارہ میں صفحات کی ترتیب میں ص ۱۳ کے بعد ص ۱۷ اور پھر ص ۱۵ پڑھا جائے۔

۲- ص ۱۷ پر حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کی آخری سطر یوں پڑھی جائے'

" قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری زندگی اسی میں ہے"

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۲- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۲۲- فروری ۱۹۹۵ء

محنت تھوڑی --- آسائش زیادہ

اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ ایک دن کی تکلیف برداشت کر لو پھر سالہا سال آسائش سے رہو تو یقیناً وہ ایک دن کی تکلیف برداشت کرنے کو ترجیح دے گا۔ اسی طرح ہماری تکالیف اور آسائش کا اگر مقابلہ کیا جائے تو جہاں تھوڑے سے وقت کے لئے تکلیف اٹھا کر زیادہ دیر تک آسائش اور آرام حاصل کیا جائے ہم اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور یہی انسانی فطرت ہے کہ وہ تھوڑی سی تکلیف کے بدلے زیادہ آسائش کو حاصل کر لینا کوئی ایسا برا نہیں سمجھتی۔ زندگی کے ہر شعبے میں یہ بات سامنے آتی ہے۔

جب محنت کا وقت ہوتا ہے تو اس بات کی تلقین کی جاتی ہے کہ اب محنت کر لو گے تو آئندہ اس کا فائدہ اٹھاؤ گے۔ مثلاً طلباء تھوڑی سی محنت کرتے ہیں اور پھر ساری عمر اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس نے محنت کی اور پاس ہو گیا اسے ملازمت بھی مل گئی اسے کام میں آسانیاں بھی پیدا ہو گئیں اور جس نے محنت نہیں کی اور فیل ہو گیا۔ اسے مشکلات کا سامنا ہو گا۔ اس بات کو اگر ہم اپنی روحانی زندگی کے ساتھ منسلک کر کے دیکھیں تو ہمیں آسانی سے اس بات کی سمجھ آجائے گی کہ یہ دنیا اگلی دنیا کے مقابلے میں اتنی چھوٹی ہے اور اس کا عرصہ اتنا کم ہے کہ تصور میں بھی نہیں لایا جاسکتا۔ کوئی انسان زیادہ سے زیادہ سو۔ سوا سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے اور پھر اسے یہ دنیا چھوڑنی ہے۔ اور وہ یہ دنیا چھوڑنے پر مجبور ہے۔ لیکن جہاں تک اگلی دنیا کا تعلق ہے اس کا عرصہ تو تصور میں لانا ہی مشکل ہے "ہمیشہ ہمیش" ایک ایسی بات ہے جس کے متعلق انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے ہزار سال یا دس ہزار سال یا ایک کروڑ سال تو یہ بات سمجھی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی "ہمیشہ ہمیش" کا لفظ استعمال کرے تو اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کہ یہ وقت کے کتنے عرصے پر حاوی ہو گا۔ پس اگر اس دنیا میں تھوڑی سی تنگی برداشت کر لی جائے اور وہ تنگی ایسی ہو جس سے اگلی دنیا میں آسائش ملے تو انسان یقیناً برداشت کر لے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی۔ خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے۔ وہ ہمیشہ کا مقام ہے۔ اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا۔ اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے۔ بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دست گیری کرے گا۔ اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا۔ اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے"۔

اس دنیا میں جو اسے مشکل برداشت کرنی ہے اگرچہ وہ مشکل بھی در اصل مشکل نہیں ہے۔ صرف تساہل اور کاہلی کو وہ مشکل نظر آتی ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے احکام تو اس کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہیں۔ اور اس کی ہمت کے مطابق ہیں۔ بہر حال اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی یہاں پابندی کی ہے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف جھک گیا ہے تو یقیناً اگر اسے مشکل بھی کہا جائے تو یہ مشکل تھوڑے عرصے کے لئے ہے۔ دوسری دنیا میں خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا۔

غبار سے جو اٹا ہوں تو راہرو ہوں مَیں
کسی چراغ کی بجھتی ہوئی سی لَو ہوں مَیں
نہ دیکھ مَیلی نظر سے مرا وجود نہ دیکھ
مَیں کچھ نہیں ہوں مگر پھر بھی رشکِ ضَو ہوں مَیں

ابو الاقبال

O

گُلستاں میں نہ رنگ اب کے نہ پھولوں پر نکھار اب کے
کچھ ایسی اجنبی سی بن کے آئی ہے بہار اب کے

رہے گا دھر میں فرزانگی کا گریہی عالم
گریباں چاک ہونگے اور نہ دامن تار تار اب کے

ہمارا ہی نشیمن اُن کی زد میں بار بار آیا
ہوئی ہیں بجلیاں کچھ اس طرح سے شعلہ بار اب کے

نہ پایا چاک دامانوں کو اس نے جب گُلستاں میں
گئی ہے سُوئے صحرا رُوٹھ کر ہم سے بہار اب کے

خدایا یہ دیارِ غیر ہے یا ہے وطن اپنا
کچھ ایسے وسوسے اُٹھتے ہیں دل میں بار بار اب کے

بدل کر بھیس اپنے پھر وُہی صیّاد آئے ہیں
عجب کیا زیرِ دام آجائے پھر کوئی شکار اب کے

کریں گے کیا بہانہ وہ ہماری جان بخشی کا
کفن بردوش ہم تو جا رہے ہیں سُوئے دار اب کے

کہیں تو رُک کے ہم بھی دو گھڑی آرام کر لیتے
مگر ملتا نہیں ہے سایۂ دیوارِ یار اب کے

الٰہی اہتمامِ مَیکشی اب کس طرح ہو گا
نہ ساقی ہے نہ بادہ ہے نہ ہے ابرِ بہار اب کے

کوئی اُن تک پریشاں حالیٔ خورشید پہنچا دے
یُونہی کچھ بے طرح رہنے لگا ہے بیقرار اب کے

خورشید احمد باجوہ

دار کے تختے پہ جو حق بات کہہ دے بَرملا
ایسے دیوانے کو اِس دُنیا میں پھر ٹوکے گا کون
خُون سے سینچی گئی ہوں جس زمیں کی کھیتیاں
اُس کو لالہ زار بننے سے بھلا روکے گا کون

خورشید احمد باجوہ

یاد رفتگان ☆☆☆ ○ ☆☆☆ ○ ☆☆☆ ○ ☆☆☆ بشیر احمد رفیق

محترم محمد رستم خان صاحب خٹک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افغان قبائل میں خٹک قوم اس لحاظ سے سے بہت معروف ہے کہ اس قبیلہ نے پشتو ادب کو بہت اعلیٰ ادیب اور شاعر عطا کئے ہیں خوشحال خان خٹک ان میں سرفہرست ہے۔ جو نہ صرف ایک بہادر جرنیل تھے۔ بلکہ پشتو زبان کے عظیم شاعر بھی تھے۔ ان کا دیوان بے شمار مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے اور ان کے کلام کا ترجمہ دیگر زبانوں میں بھی ہو چکا ہے۔ علامہ اقبال بھی ان کی شاعری کے مداح تھے اور ان سے بے حد متاثر تھے۔ چنانچہ انہون نے خوشحال خان خٹک کی ایک پشتو نظم کا اردو میں منظوم ترجمہ بھی کیا ہے۔ جس میں خوشحال خان خٹک نے اپنے قبیلہ کے نوجوانوں کو بالعموم اور دیگر قبائل کو بالخصوص خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پر جو ڈالتے ہوں کمند

خٹک قوم کی زبان پشتو کی ادبی زبان سمجھی جاتی ہے۔ خٹک قوم جہاں ذہنی زرخیزی سے مالا مال ہے۔ وہاں اس قوم میں سخت محنت کی عادت بھی پائی جاتی ہے۔ موسیقی سے بھی انہیں خاص شغف ہے۔ اور فنون لطیفہ میں بھی انہیں خاصی دلچسپی ہے۔ یہ قوم اٹک کے اس پار سرحد کا علاقہ شروع ہوتے ہی آباد ہے۔ اور گویا ایک لحاظ سے ہندوستان کی طرف سے آنے والوں کے لئے گیٹ وے آف افغان قبائل کا کام دیتے ہیں۔

نوشہرہ سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر پبی کا قصبہ ہے۔ یہاں سے چند میل دور خٹک قوم کا ایک گاؤں جلوزئی آباد ہے۔ جو اب ایک قصبہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ یہ علاقہ سنگلاخ ہے۔ لیکن ذہنی زرخیزی میں اردگرد کے علاقوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جلوزئی کے ایک معروف بزرگ صوبیدار محمد دلاور خان صاحب تھے جو اس علاقہ میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ متمول اور معروف خاندان سے تھے۔ اپنے وسیع و عریض گھر کے علاوہ ایک اچھے حجرہ کے مالک تھے۔ مہمان نوازی ان کی خاص صفت تھی خاکسار بھی بچپن میں ان کے گاؤں جا کر ان کی شفقت اور مہمان نوازی سے مستفید ہوتا رہا ہے۔ جناب محمد دلاور خان خٹک کی اولاد میں سے ایک وہ بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے احمدی ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر احمدیت کی خاطر جان دینے کا عظیم مقام بھی عطا فرمایا۔ ان کا نام تھا۔ محمد رستم خان خٹک۔ یہ خاکسار کے خالو تھے۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی چھوٹی بہن ان کے عقد میں تھی۔

محمد رستم خان صاحب نے گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پشاور یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ یہ وہ دور تھا کہ دیہات کے متمول خوانین کے علاوہ کسی کو یہ توفیق نہ تھی کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ محمد رستم خان صاحب ۱۹۲۶ء کے لگ بھگ کالج میں تھے جب آپ کو پہلی بار احمدیت کا علم ہوا۔ اس کی تقریب یوں بنی کہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے اور صوبہ سرحد کے ایک لمبے عرصہ تک امیر بھی رہے۔ اور بوجہ اپنے تبحر علمی۔ نیکی اور تقویٰ اور بوجہ پشتو زبان کے عظیم شاعر و ادیب ہونے کے سارے صوبہ میں مشہور و معروف تھے۔ حضرت محمد رستم خان صاحب کو بھی حضرت قاضی صاحب سے ملنے اور آپ کی باتیں سننے کا بارہا موقع ملا۔ اور آپ احمدیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ لیکن ابھی بیعت کا وقت نہیں آیا تھا۔ اس لئے مطالعہ کتب احمدیت تو کرتے رہے۔ اور دعاؤں میں لگے رہے لیکن اس دور میں بیعت نہ کر سکے۔ بعد میں بسلسلہ ملازمت آپ اباداان (ایران) میں متعین ہوئے اور ۱۹۳۴ء میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

حضرت محمد رستم خان صاحب "سروے آف پاکستان" کے محکمہ میں ملازم تھے۔ گرمیاں مری میں گزارتے اور سردیوں میں مختلف علاقوں میں کیمپ لگاتے پشتو کے اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ ہومیو پیتھی طریقہ علاج سے بھی شغف تھا۔ خوش خلق۔ مہمان نواز خوش طبع اور علمی انسان تھے۔ جب میں کالج میں داخل ہوا۔ تو گرمیوں کی چھٹیوں میں آپ کی پرزور دعوت پر مری جایا کرتا۔ اور چند ہفتے آپ کے ہاں قیام ہوتا۔ کالج میرے مضامین میں اکنامکس کا مضمون بھی شامل تھا۔ پہلی مرتبہ جب میں مری آیا اور ان کے ہاں ٹھہرا۔ تو انہوں نے اکنامکس کے بارہ میں مجھ سے گفتگو چھیڑ دی۔ میں نے اس زعم میں کہ میں اکنامکس کا طالب علم ہوں مجھ سے زیادہ انہیں اس مضمون کا کیا پتہ ہو گا۔ ان سے گفتگو شروع کی۔ لیکن جلد ہی معلوم ہو گیا کہ میں تو ان کے مقابل ایک طفل مکتب ہوں۔

کارل مارکس کی کتاب کیپیٹل کتنے لوگوں نے پڑھی ہو گی یہ بہت مشکل کتابوں میں سمجھی جاتی ہے۔ اور عام مطالعہ کرنے والے لوگوں کے لئے اس کو سمجھنا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن محترم رستم خان صاحب تو گویا اس کے حافظ تھے۔ انہی دنوں میرے اکنامکس کے استاد محترم فیض الرحمان فیضی صاحب بھی مری آئے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے محترم رستم خان صاحب کے تبحر علمی کا ذکر کیا تو انہوں نے ان سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ محترم رستم خان صاحب گھر پر چائے کی دعوت ہوئی اور محترم فیضی صاحب تشریف لائے۔ ان کی گفتگو زیادہ تر کارل مارکس کے فلسفہ معاشیات پر مرکوز رہی۔ کارل مارکس کے حوالے بھی پڑھے جاتے رہے۔ اگلے دن محترم فیضی صاحب نے اس ملاقات پر تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ ایک زمانہ کے بعد ایک علمی شخصیت سے ملاقات ہوئی ہے۔

مری میں ایک بزم ادب بھی قائم تھی۔ جس کے روح رواں کرم حیدری صاحب تھے۔ ہم دونوں ان کی مجالس میں باقاعدہ شریک ہوا کرتے تھے۔ اور محترم رستم خان صاحب اکثر شعراء کے کلام پر ان مجالس میں تبصرے کیا کرتے تھے۔ اور اپنے پشتو اشعار سنا کر ان کا ترجمہ بھی سنا دیا کرتے تھے۔

محترم محمد رستم خان کو اللہ تعالیٰ نے مردانہ حسن سے بھی وافر حصہ عطا کیا تھا۔ سرخ و سفید رنگ لمبا قد اور خوبصورت انداز بیان۔ جو ان سے ملنے والوں کو متاثر کئے بغیر نہ رہتا تھا۔ مری میں رہنے کی وجہ سے ان کی خوش بختی یہ بھی تھی کہ حضرت امام جماعت الثانی جب گرمیوں میں مری تشریف لاتے تو محترم رستم خان صاحب حضرت صاحب کی مجالس عرفان میں بڑے شوق سے شرکت کر کے اپنے علم کو بڑھانے کی سعی کرتے تھے۔

۱۹۶۶ میں ان کے والد صاحب کی وفات ہو گئی محترم رستم خان صاحب ان کا جنازہ لے کر گاؤں آئے اور گاؤں میں اپنے والد صاحب کو دفن کر دیا۔ آخری دنوں میں انہوں نے اپنے والد صاحب کی غیر معمولی طور پر خدمت کی۔ حالانکہ ان کے والد صاحب احمدی نہ تھے۔

تدفین کے اگلے روز صبح کی نماز کے بعد یہ اپنے والد صاحب کی قبر پر گئے۔ ایک شخص پہلے سے تاک میں تھا۔ اس نے آپ پر فائر کر کے آپ کو ہلاک کر دیا۔ میری خالہ صاحبہ جو ایک بہادر خاتون تھیں۔ ان کا جنازہ پشاور لے کر آئیں یہ کام جان جوکھوں کا تھا۔ گاؤں میں اور کوئی احمدی نہ تھا۔ رشتہ دار تک مخالف تھے۔ اور بعض نے جنازہ گاؤں سے باہر لے جانے کی مخالفت بھی کی۔ لیکن خالہ صاحبہ اس بات پر اڑی رہیں کہ وہ جنازہ پشاور لے جا کر احمدیہ قبرستان میں خدا کی راہ میں جان دینے والے اپنے خاوند کی تدفین کریں گی۔ اور اس میں کامیاب بھی ہو گئیں۔

ان کے بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے سب فدائی احمدی ہیں ایک ہی لڑکا عبدالحمید خٹک ہے جو پاکستانی فوج میں کرنل ہے۔ پانچ صاحبزادیاں ہیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی کی شادی میرے برادر اصغر کرنل نذیر احمد سے ہوئی ہے۔ حضرت محمد رستم خان صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل اور احسان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی راہ میں قربان ہونے کا درجہ عطا کیا۔ اور پٹھانوں کے لئے بالعموم اور خٹک قبیلہ کے لئے بالخصوص آپ کو ایک نمونہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ان کی اولاد کے اخلاص اور احمدیت کی فدائیت میں برکت ڈالے ان کی شاعری کا مجموعہ یقیناً ان کی اولاد کے پاس ہو گا۔ اللہ کرے وہ اسے جلد شائع کر سکیں۔ کہ یہ ان کے پاس راہ خدا میں جان دینے والے کی امانت ہے۔

صاحب ایمان کی فراست کی ایک جھلک

غالباً ۸۵ء کا آخر تھا کہ ربوہ سے میرے خسر محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب لاہور تشریف لائے۔ ان کی آمد گھر میں بے حد خوشیوں کی موجب ہوا کرتی تھی۔ اس دن اباجی جب سب کو مل کر پلنگ پر بیٹھے تو ان کے پوتوں اور ان کے بچوں نے اباجی کو گھیر لیا یہ سب نصف دائرہ کی صورت میں ان کے پلنگ کے سامنے کھڑے مختلف بولیاں بول رہے تھے کسی کا مطالبہ تھا کہ "اب ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے" کوئی کہہ رہا تھا۔ زیادہ نہ سہی ایک مہینہ تو یہاں لازماً رہیں گے۔ غرضیکہ اسی قسم کی جتنے منہ اتنی باتیں ہو رہی تھیں مگر میں صبح سے کچھ زیادہ ہی مضمحل تھی اس لئے ان سب کی آوازیں تو کانوں میں آرہی تھیں مگر حسب سابق میں ان سب کا ساتھ نہ دے رہی تھی بلکہ اپنے آپ میں گم تھی۔ اور اباجی کو دیکھ رہی تھی میری سوچیں گذرے تقریباً سو سالوں کے اتار چڑھاؤ کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک لاشعوری طور پر میں اباجی کے پاس بیٹھ گئی اور ان کے کندھے سے سر لگا کر بولی۔ "اباجی میں تھک گئی" یہ ننھا سا جملہ اپنی آخری حد تک پہنچا ہی تھا کہ اس لمحہ اباجی کا ہاتھ میرے سر پر شفقت انداز میں تھپکی دینے لگا اور اباجی نہایت وثوق کے ساتھ بولے "ابھی نہیں ۹۰ تک چلو" یہ الفاظ سنتے ہی میں ایک اچک پڑی کہ اباجی میرا مطلب اتنی جلدی کیسے سمجھ گئے۔ میرے تھکنے کی کئی وجوہات ہو سکتی تھیں جو اباجی پوچھ سکتے تھے خصوصاً اس ماحول میں کہ جب ایسا کوئی تذکرہ بھی نہ ہو رہا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ درجن چھوٹے بڑے افراد اباجی کو

باقی صفحہ ۴ پر

آپ کا خط ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب اللہ تعالیٰ لمبی عمر صحت کے ساتھ کام کرنے والی عمر عطا کرے آمین ثم آمین۔

۱۔ عرض ہے ۷۔ جنوری ۹۵ء کے الفضل اخبار میں ایک نئی بات پڑھی تو اپنی بچپن کی گذری ہوئی بات جونکیں لگالو کانوں میں گونجنے لگی یہ قصبہ کنجاہ کی بات ہے اسی کنجاہ کی جس میں حضرت ملک بابا غلام فرید صاحب اور ان کے برادر جناب ملک نواب الدین صاحب اور حضرت مولانا مولوی محمد صادق صاحب جاوا سماٹرا یہ تینوں کنجاہ کے سپوت تھے خاکسار کا بھی تعلق کنجاہ سے تھا پھر بیس سال کی عمر کے بعد شیخ پوری ہو گئی یعنی ۳۶-۱۹۳۷ء کے بعد ہاں جونکیں میری والدہ محترمہ اپنے گلے کے دونوں طرف لگواتی لگانے سے پہلے ان کا سائز ایک انچ ہوتا مگر خون چوسنے کے بعد ۴/۵ انچ تک بڑا ہو جاتا اور خون چوسنے کے بعد خود ہی موٹی موٹی ہو کر گر پڑتی اور بعض اوقات ان میں سے کوئی مر بھی جاتی جس کا معاوضہ جونک والے کو ادا کرنا پڑتا اور یہی کام بعض اوقات لوگ حجام لوگوں سے استرے سے پچھ لگوا کر خون نکلواتے گجرات شہر میں ایک محلہ تھا جس کو گگڑوں کا محلہ کہتے تھے انہوں نے باقاعدہ جونکیں رکھی ہوئی تھیں بچے نکلواتے رہتے جب وہ کسی وجہ سے کنجاہ نہ آتے تو خاکسار اپنی والدہ کے ساتھ ان کے گھر جا کر جونکیں لگواتی کالے رنگ کی کیچڑ نما مٹی میں جونکیں ہوتی تھیں یا بچے بھی اس گیلی مٹی بودار میں پیدا ہوتے ہوں گے۔

۲۔ اسی زمانے کی ایک اور بات ایک پھوڑا نکلتا جس کو موگری پھوڑا کہتے بہت لوگوں کو نکلتا جڑوں والا پھوڑا بھی کہتے عام طور پر عورتوں اور لڑکیوں کو نکلتا اور عرصہ دراز تک چلتا جاتا سال ڈیڑھ سال تک باوجود علاج کرنے کے بھی مشکل سے ٹھیک ہوتا۔ اس کی مرہم بعض حجام لوگ بناتے اور مریضوں سے اس وقت کی فیس بھی وصول کرتے میرے دائیں ہاتھ کی کلائی میں مجھے بھی پھوڑا چل رہا تھا کسی نے ایک انوکھا علاج بتایا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ نہیں پیدا کی بڑ یا پیپل کے درخت پر ایک سفید رنگ کے موٹے کیڑے کثرت سے ہوتے ان کو زندہ پکڑے پھوڑے کے زخم پر اس طرح نچوڑتے کہ زخم اس کے مواد سے بھر جاتا مگر عجیب بات ہے اس میں جو مواد نکلتا وہ پیلے رنگ کا ہوتا نام اس کا (گد گذری) لیتے میرا پھوڑا اسی علاج سے اللہ تعالیٰ نے ٹھیک کر دیا اور یہی پھوڑے کا نشان میرے شناختی کارڈ پر نشان ہے۔

خاکسار
آمنہ بیگم
شیخ پوری نصیرہ آباد ۱۱۲/۳۰۵ راولپنڈی

مکرمی و محترمی سیفی صاحب

خدا کرے آپ بہمہ وجوہ بخریت ہوں اور پیارے "الفضل" کے دینی۔ علمی۔ معلوماتی اور ادبی بناؤ سنگار میں اسی طرح تادیر صحت و تندرستی کے ساتھ مصروف عمل رہیں۔

اس سے قبل بھی بعض اوقات آپ سے شرف مخاطب کا خواہاں رہا لیکن تحریر کی سستی آڑے آجاتی رہی۔

لیکن آج ایک ضروری تصحیح کے پیش نظر بالآخر حاضر محفل ہونا پڑا۔ آپ کی اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تاریخ اسیری کے دوران شرف معانقہ حاصل ہوا تھا تاہم شناسائی اور تعارف کی نوبت نہ آسکی۔ اسے اتفاق ہی سمجھیں۔ حالانکہ کافی عرصہ قبل خاکسار کا تعلق "الفضل" (تھوڑے عرصہ تک) کے علاوہ لاہور اور فیصل آباد کے مختلف جرائد و رسائل سے رہا ہے۔

بہرصورت:۔ آپ نے "میرا کالم" کے عنوان سے "الفضل" (۴۔ فروری ۹۵ء) کے شمارہ میں صفحہ نمبر ۵ پر کالم نمبر تین کے شروع میں مولانا عبدالرحیم اشرف کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے "المنیر کا نام بدل کر المنبر رکھ لیا ہے"۔

یہ کچھ درست نہیں ہے چونکہ "الفضل" کی فائلیں ہمارے لئے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بیش بہا قومی اور دینی ورثہ ہیں لہٰذا یہ تصحیح میرے خیال میں ضروری ہے درحقیقت "المنیر" جو مولانا عبدالرحیم اشرف کی زیر ادارت نکلتا تھا ان کا اپنا پرچہ نہیں تھا اس کا ڈیکلریشن چنیوٹ کے ایک شخص جاوید جوئیہ کی ملکیت تھا مولانا اس کا ٹھیکہ ادا کرتے تھے۔ مولانا موصوف ان دنوں لائل پور (فیصل آباد) کے امین پور بازار میں ایک چھوٹی سی دکان میں مطب اور المنیر کو چلاتے تھے بعد ازاں جب مولانا کے مالی حالات کچھ بہتر ہوئے تو انہوں نے "المنیر" جاوید جوئیہ کو واپس کر کے اپنا ڈیکلریشن "المنبر" کے نام سے حاصل کر لیا۔ یوں بھی المنیر اور لمنبر میں ایک نقطے کا فرق تھا جو ان قارئین کے لئے بھی قابل قبول تھا۔ یہ اغلباً ۱۹۵۹ء کی بات ہے۔

المنیر بعد ازاں مخابراتی صحافت کی تبدیلی کے ساتھ مکرم آزاد شیرازی اور اس خاکسار کی ادارت میں کچھ عرصہ منصہ شہود پر موجود رہا۔ بالآخر مکافاتِ عمل کا شکار ہو کر قعر گمنامی میں جا گرا۔

مٹے ناموں کے نشاق کیسے کیسے

خاکسار احمد عبدالمنیب مرزا
فیکٹری ایریا ربوہ۔ بتاریخ ۹۵-۲-۵

محترمہ ناصرہ صاحبہ والدہ محترم داؤد حنیف صاحب مربی سلسلہ ربوہ سے لکھتی ہیں۔

انسان کی زندگی کا تو مقصد ہی عبادت ہے جس کا مطلب اگلی نہ ختم ہونے والی زندگی کے لئے تیاری کرنا ہے۔ دنیا کا جو کاروبار جاری ہے۔ وہ انسانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اور اگلی زندگی بنانے کا سامان ہے۔ سارے جھگڑے اور فساد انسانی نفس کا دھوکا ہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ایک فقرے سے سب جھگڑوں کا خاتمہ کر دیا۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ نہ حسد کرو۔ نہ کسی کا مال ناجائز چھینو۔ نہ کسی کی عزت پر حملہ کرو۔ ہر ایک سے عفو و درگزر اور نرمی سے پیش آؤ۔ زمین پر عجز و انکساری سے چلو۔ نہ دکھ دو۔ نہ دکھ دیئے جاؤ۔ گویا ایک محبت کا جال بچھا دیا۔

انسانی زندگی کا تو ایک ایک لمحے کا حساب ہو گا۔ بس خدا کا خوف اپنی جانوں کے سامنے رہے تو انسان غلط کام کر ہی نہیں سکتا۔ چندہ دینا بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس سے مال کو برکت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیکیوں کی توفیق دے۔

مکرمہ شمیم سرور صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ سے لکھتی ہیں' مکرم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ ہمیشہ صحت مند رہیں اور اپنے کام کرتے رہیں۔

آپ نے "ایک نئی بات" کے کالم میں جو تحریر فرمایا ہے کہ بات سچ ہے کہ عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اگر ورزش کی جائے تو انسان دین و دنیا کے کاموں کے لئے کافی دیر تک ٹھیک رہتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں عورت' خاص طور پر جب بڑھاپے کی حدود میں داخل ہوتی ہے تو اس کو لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں آپ ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کریں اور کسی بات کی طرف توجہ نہ کریں۔ حالانکہ عبادت بھی صحت اور توانائی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ عبادت تو سب سے مشکل کام ہے۔ اس کو اتنا معمولی سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ جو شخص کچھ نہیں کر سکتا وہ اللہ اللہ کرے۔ لوگ سوچتے ہیں کہ فلاں بچہ پڑھتا نہیں ہے اسے جامعہ میں داخل کر دو۔ وہ نہیں جانتے کہ یہ پڑھائی تو دنیا کی پی ایچ ڈی سے کئی گنا سخت ہے۔ میں درخواست کرتی ہوں کہ راجن پور کے اسیروں کے لئے دعا کریں۔

مکرم اظہر محمود ناصر صاحب اوکاڑہ سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب "الفضل" ربوہ

آج ۱۷۔ جنوری کا الفضل موصول ہوا۔ ابھی ابھی محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کا مضمون "آج کے معاشرے میں عورت کا کردار" پڑھ کر فوری طور پر یہی خواہش دل میں پیدا ہوئی کہ ڈاکٹر صاحبہ کا اس اعلیٰ پائے کا مضمون لکھنے پر شکریہ ضرور ادا کیا جائے۔ انہوں نے جتنے احسن انداز میں معاشرے کی صورت حال اور اس کے اہم ستون عورت اور پھر عورت کے مختلف کردار کو حقیقی مثالوں کے ذریعہ الفضل کے قارئین کے سامنے پیش کیا ہے جو واقعی مبارکباد کی مستحق ہیں۔ بہت کم ایسی تحریریں ہوتی ہیں جن میں اتنی روانی' اتنا تسلسل اور اردگرد ماحول کی زندہ مثالیں ایک ایسی ترتیب میں بیان کی جائیں کہ مضمون پڑھنے کے ساتھ ساتھ' ذہن پر نقش ہوتا چلا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں الفضل کے اعلیٰ معیار اور اس کے مضامین کی تیاری میں آپ کی دن رات کی محنتوں کو بھی سلام کرتا ہوں۔ چند روز اگر مصروفیت کے باعث الفضل پڑھنے کا موقع نہ ملے تو طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی قرض ادا کرنا باقی ہے اور پھر جب ان دو تین روز کے اخبارات اکٹھے کر کے رات کی سرد خاموشی میں پڑھنے بیٹھتا ہوں تو ایک سے بڑھ کر ایک مضمون پڑھنے کو ملتا ہے۔ اس کی تحریریں دل اور نفس کے لئے میل کاٹ کا کام دیتی ہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کو آپ کی ان کاوشوں کی احسن جزا عطاء فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۳

گھیرے ہوئے تھے۔ ایک دلکش سی محبتوں کے تقاضوں کی محفل بجی ہوئی تھی ایسی محفل کہ جس سے انسان مسحور سا ہو سکتا ہے اور میرے جیسے ایک عام سے انسان کے کسی بھی سوال کو سنا ان سنا کر سکتا ہے۔ نظرانداز کر سکتا ہے منہ پھیر سکتا ہے۔ مگر شائد اس دن خدا نے مجھے دست در کار دل بیار کا نمونہ دکھانا تھا یا جو برسوں نہیں صدیوں پہلے کہا گیا تھا کہ "صاحب ایمان کی فراست سے ڈرو" اس فراست کی جھلک دکھائی تھی سو میں نے یہ جھلک واضح طور پر دیکھی اور اس کے ساتھ ہی اپنی کمزوری کا احساس ہوا اور میں نادم سی مگر ایک عزم ایک ارادہ ایک مقابلہ کی روح لے کر اٹھی اور ۹۰ کا انتظار کرنے لگی۔

احمدی بیگم لاہور ۹۵-۲-۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکالت زراعت تحریک جدید- ربوہ

موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت

۱- موسم گرم کی سبزیات کاشت کیجئے- مہنگائی کے اس دور میں گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت بہت ضروری ہو گئی ہے- اس سے نہ صرف ان کی خرید پر صرف ہونے والی رقم کی ہی بچت ہو گی بلکہ اچھی اور تازہ سبزیاں میسر آئیں گی- جن کا وافر مقدار میں استعمال صحت کو برقرار رکھنے کے میں ممد و معاون ہو گا اور ہم مختلف بیماریوں سے بچ سکیں گے-

۲- زمین اور اس کی تیاری- سبزیوں کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین بہت موزوں ہوتی ہے- مگر کوٹھی بنگلہ کے ساتھ ملحقہ ہر قسم کی زمین کو ہل اور دیسی کھاد کے استعمال سے اس قابل بنایا جا سکتا ہے- زمین کو ہل چلا کر یا کسی کی مدد سے ۲۵ سینٹی میٹر گہرائی تک اچھی طرح نرم اور بھر بھرا کر لیا جائے- اور آدھ آدھ مرلہ کی چھوٹی چھوٹی مستطیل نما کیاریوں میں تقسیم کر لیا جائے- تاکہ موسم کے مطابق تمام سبزیات کاشت کی جا سکیں-

۳- وقت کاشت- گرمیوں کی سبزیاں مثلاً کریلا- گھیا کدو- گھیا توری- کھیرا- تر- بھنڈی توری- بینگن- فروری مارچ میں کاشت کی جاتی ہیں- جبکہ ان کی پچھیتی کاشت جون- جولائی- میں کاشت کی جاتی ہے- چپن کدو کی اگیتی فصل حاصل کرنے کے لئے جنوری میں بویا جا سکتا ہے-

۴- کھاد کا استعمال- زمین تیار کرتے وقت ۸ سے ۱۰ ٹوکریاں فی مرلہ گلے سڑے پتوں کی کھاد یا گوبر کی کھاد زمین میں ڈالیں-

کاشت کے وقت ڈیڑھ ماہ بعد نصف کلو ایمونیم سلفیٹ اور دے دیں زمین کی زرخیزی کو مدنظر رکھتے ہوئے کھاد کی مذکورہ بالا مقدار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے-

طریقہ کاشت کریلا- کھیرا- اور ترکی بجائی ڈیڑھ میٹر چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف کریں- اور پودوں میں باہم فاصلہ ۴۵- سینٹی میٹر رکھیں- گھیا کدو اور گھیا توری تین میٹر کیاریوں کے دو طرف لگائیں- اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۴۰- سینٹی میٹر رکھیں- بھنڈی توری و چپن کدو کی ۷۵ سینٹی میٹر چوڑی پٹریوں کے دونوں طرف کاشت کریں- اور پودوں میں باہم فاصلہ بالترتیب ۳۵ سینٹی میٹر اور ۳۰ سینٹی میٹر رکھیں- پالک کو ہموار زمین پر کاشت کریں- بینگن ایک میٹر چوڑی پٹڑی کے ایک طرف لگائیں اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۵۰ سینٹی میٹر رکھیں-

۵- آبپاشی و گوڈی- پہلا پانی بجائی کے جلد بعد نہایت مناسب مقدار میں دیں- اگر پانی زیادہ ہو جائے تو زمین کرنڈ جانے کی وجہ سے بیج کم اگتا ہے- اس کے بعد شروع شروع میں ہر دس بارہ دن کے وقفہ سے اور پھر پانچ چھ دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں- مناسب وقت پر گوڈی و جڑی بوٹیوں کی تلفی بھی ضروری ہے-

۶- دیکھ بھال اور حفاظت موسم گرما کی سبزیوں کو سرما کی سبزیوں کی نسبت کیڑے مکوڑوں سے اکثر زیادہ نقصان پہنچا ہے- لہٰذا بجائی کے بعد ان سبزیوں کی دیکھ بھال اور گھریلو پالتو جانوروں سے حفاظت از حد ضروری ہے- اگر کسی بیماری کا حملہ ہو جائے تو فوراً کسی مناسب دوائی کا سپرے کرنا چاہئے-

سبزیوں پر ایسی دوائیوں کا سپرے کیا جانا چاہئے جن کا اثر جلد زائل ہو جائے- اس مقصد کے لئے نوگاس اور میلاتھیان کا سپرے کیا جا سکتا ہے- ان کا زہریلا اثر بالترتیب دو تا پانچ دن میں ختم ہو جاتا ہے بصورت دیگر دوائی چھڑکنے کے کم از کم دس دن بعد سبزیاں استعمال کرنی چاہئیں-

سبزیوں کی بیماری کے حملے کی صورت میں ڈائی تھین ایم ۴۵ کا سپرے موثر رہے گا- موسم گرما میں زہریلی ادویات کا چھڑکاؤ ہمیشہ صبح یا شام کے وقت کرنا چاہئے نیز سپرے کی ہوئی سبزیاں ہمیشہ اچھی طرح دھو کر استعمال کرنی چاہئیں-

بشکریہ- ادارہ تحقیقات سبزیات ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد

انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں- میری کیا ہستی ہے- ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا- انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صبح کا بُھولا

صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اسے بُھولا ہوا نہیں کہتے تاہم میں نے کسی کی زبانی یہ بھی سنا تھا کہ اگر صبح کا بُھولا شام کو گھر آئے تو اسے معاف نہیں کرنا چاہئے تاہم اگر صبح کا بُھولا دوپہر کو آجائے تو اسے معاف کر دینا چاہئے- کہاوت اگرچہ کہاوت ہوتی ہے مگر یہ بھی سچ ہے کہ کہاوت ایسے ہی نہیں بنتی' وسیع تجربوں کا نچوڑ اور گذرے لوگوں کے پیہم تجربات سے ایسی باتیں معرض وجود میں آجاتی ہیں جو سالہا سال بیت جانے کے باوجود بھی نہ پرانی دکھائی دیتی ہیں نہ ان میں کوئی خامی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ کہاوتوں کا استعمال جوں کا توں ہے- جہاں تک اس کہاوت کا تعلق ہے میرے خیال میں رات کو بھی اگر بھولا ہوا گھر آئے تو رات زیادہ رات نہ ہونے پائے یا دوسرے لفظوں میں لَوٹنے والا رات کو بھیگنے نہ دے- رات بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک رات تو وہ ہوتی ہے جو سورج کے ڈھل جانے کے بعد شروع ہوتی ہے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی چلی جاتی ہے بھیگتی چلی جاتی ہے تاہم ایسی رات بھی ہوتی ہے جس کی کوئی صبح نہیں ہوتی رات تو ویسے ہی اندھیری ہوتی ہے- چاند بھی نکلا ہو تو دن جیسی روشنی نہیں ہوتی مگر دوسری رات کے اندھیرے اجالوں میں نہیں بدلتے- زیادہ ہی دیر ہو جائے تو کم از کم ایسی رات سے پہلے انسان کو لوٹ آنا چاہئے- آپ ذی فہم ہیں چونکہ مجھے خیال آیا کہ اگر دیر سے لوٹ آنا بہتر ہے- اگرچہ رات بھیگ گئی لگتی ہے تاہم اس رات سے بچنا چاہئے جس کی کوئی صبح نہیں ہوتی- بات یوں ہے کہ ؎

حادثات جہاں زہم رسنجند نہ سپارند اگر بہ یک دگرم

پاکستان چھوڑے ڈیڑھ سال سے اوپر ہو گیا ہے اس عرصہ میں کئی چیزوں سے محروم رہا- ان میں سے آپ ہی نہیں اس لسٹ میں آپ کی نظمیں بھی شامل ہیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک سے دوسری اور بہتر ہے اور ہر ایک کے مضامین غیب سے نازل ہوتے دکھائی دیتے تھے میرے کچھ مضامین تو الفضل میں شائع ہوئے تھے مگر وہاں قانون کی حد سے قلم آگے نہیں بڑھ پاتی- آپ کی ہمت ہے کہ ہر آن دامن بچا کر چلنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر پھر بھی مشکلات سے دوچار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو- آمین- آپ نے سنا ہے آنکھوں کا اپریشن کروایا- امید ہے کامیاب ہوا ہو گا-

اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور کام کرنے والی صحت والی خوشیوں والی لمبی زندگی عطا فرمائے-

عاصی و گناہ گار خاکسار

فیض محمد صادق

شذرات

افغانستان میں نئی امیدیں

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی ۲۰- فروری کو اقتدار ایک عبوری کونسل کے حوالے کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں- وائس آف جرمنی کے مطابق اقوام متحدہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اس کے ساتھ ہی ملک بھر میں فائر بندی عمل میں آجائے گی- نئی کونسل ۹ اہم افغان جہادی جماعتوں کے نمائندوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نمائندوں پر مشتمل ہو گی- وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ ۲۰ فروری کو کابل میں ایک کثیر جماعتی حکمران کونسل قائم کی جا رہی ہے- جو عبوری حکومت کا کام دے گی- امید کی جا رہی ہے کہ چونکہ اس کونسل میں تمام مکاتب فکر کے نمائندے شامل ہیں شاید اس لئے جنگ ختم ہو جائے- ابھی متعدد رکاوٹیں دور کرنا باقی ہیں-

ان سب باتوں کے باوجود ابھی تک افغانستان میں جتنی بھی کوششیں کسی مستقل سمجھوتے کی کی گئی ہیں ان میں سے اس تازہ کوشش کو سب سے زیادہ حوصلہ افزا قرار دیا جا سکتا ہے-

تازہ فارمولا اقوام متحدہ کے نمائندے نے تجویز کیا ہے کل جماعتی کونسل میں تیس سے زیادہ ارکان ہوں گے ان میں ایک تہائی سے ذرا کم وہ ہوں گے جو لڑائی میں شریک افغان قوتوں کی نمائندگی کریں گے-

اب تک افغانستان میں جنگ بندی کے متعدد سمجھوتے اور معاہدے طے پا چکے ہیں- لیکن ان میں سے ایک پر بھی عمل نہیں ہو سکا- کئی بار جنگ بندی کے بھی اعلانات ہوئے لیکن جنگ جاری ہے- قریباً ساڑھے چار پانچ سال روس کو افغانستان چھوڑے ہو چکے ہیں مگر خانہ جنگی ختم نہیں ہوئی-

افغان لیڈروں کو کسی ایک بات پر راضی کر لینا اور پھر اس کا ان کو پابند بنا دینا- بہت ہی مشکل کام ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ افغانستان میں بیک وقت کئی ممالک کے مفادات کام کر رہے ہیں- پاکستان کے علاوہ ایران سعودی عرب اور خلیج کے ممالک کی دلچسپی کو سب جانتے ہیں- اب وسط ایشیا کی ریاستوں کی دلچسپی اور چین کا اثر بھی کہیں کہیں نظر آ رہا ہے- یہ سارے عناصر اس خطے میں کسی نہ کسی انداز میں خانہ جنگی کو جاری رکھنے کا موجب ہیں- اس پر مستزاد افغان رہنماؤں کا رویہ ہے جو کسی پابندی کو خاطر میں نہیں لاتے خواہ ان کو اپنی جان سے گزر جانا پڑے-

اس صورت حال میں امید تو رکھی جا سکتی ہے کہ یہاں امن ہو گا لیکن یقین کرنا سردست مشکل ہے-

☆ ○ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں جنگ بندی

روس چیچنیا کے فوجی کمانڈروں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے فوری طور پر ٩- ہفتوں سے جاری جنگ کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی باہمی طور پر جنگی قیدیوں کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ اخبار نویسوں کو یہ خبر روسی فوج کے کمانڈر جنرل اناطولی کولیکوف نے بتائی۔ جنرل موصوف اس علاقے میں چیچنیا کے خلاف جنگی کارروائیوں کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے چیچنیا کے ملٹری کمانڈر اسلان مسکادوف کے ساتھ تین گھنٹے کی بات چیت کے بعد یہ اعلان کیا۔

جنرل کولیکوف نے بتایا کہ انہوں نے پہلے ہی اپنے بھاری توپخانہ کو بمباری روکنے کا حکم دے دیا ہے۔ روسی جرنیل نے کہا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ چیچنین کمانڈر جنرل مسکادوف نے کہا کہ ہم نے بہت سی باتوں پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں اطراف نے بات چیت جاری رکھنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔

یہ معلوم نہیں ہو سکا چیچنین افواج نے جنگ بند کر دی ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ جنگ بندی کتنے عرصے کے لئے ہو گی۔

جنرل کولی کوف نے بتایا کہ روسی افواج کے بعض یونٹ گروزنی سے باہر جانا شروع ہو گئے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ گروزنی سے تمام فوجیوں کی واپسی کا انحصار مزید بات چیت پر ہے۔ تاہم یہ بات طے ہے کہ روسی افواج واپس جانا شروع ہو گئی ہیں۔

چیچنین اور انگوشتیا کے بارڈر پر واقع ایک قصبے کے ائرپورٹ میں یہ بات چیت منعقد ہوئی۔ اس بات چیت کا انتظام انگوشتیا کی حکومت نے کیا تھا۔ انگوشتیا کے صدر کے مشیر پائیوتر کوسوف نے بھی بات چیت میں شرکت کی۔

چیچنین مسلح افواج کا ایک دستہ ائرپورٹ کے باہر جہاں بات چیت ہو رہی تھی حفاظت پر مامور تھا۔ انگوشتیا کے مسلح پولیس مین بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ اس موقع پر تھوڑی تعداد میں روسی فوجی بھی تھے۔ بات چیت کی کامیابی کے بعد روسی افسران کے ساتھ چیچنین فوجی گھل مل گئے اور ان سے سیاسی صورت حال پر بات چیت کی۔

☆ ○ ☆

چین امریکہ تجارتی جنگ

شنگھائی کے اخبارات نے چین امریکہ تجارتی جنگ کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اس ہفتے کے تجارتی مذاکرات بھی ناکام ہو گئے تو چینی تاجروں کو امریکی اقدامات سے کوئی زیادہ نقصان نہیں پہنچے گا۔

جنوری کے آخر میں امریکہ چین تجارتی بات چیت کی ناکامی کے بعد امریکہ نے چین کے خلاف تجارتی پابندیاں عائد کر دی تھیں اور اعلان کیا تھا کہ ٣٥ چینی مصنوعات پر ١٠٠ فیصد امپورٹ ڈیوٹی عائد کر دی جائے گی۔ ان اشیاء کی مجموعی مالیت ١٫٠٨ ارب ڈالر ہے۔ ان پابندیوں کا اطلاق ٢٦ فروری ١٩٩٥ء سے ہو گا۔ چین نے اس کے رد عمل کے طور پر جوابی تجارتی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔

اس تجارتی جنگ سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی چینی کمپنی نے بتایا ہے کہ ماضی کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ چین اور امریکہ کے درمیان تجارتی مسائل کا ہمیشہ حل تلاش کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ہوتا ہے اور اس دفعہ بھی ایسا ہی ہونے کی امید ہے۔ کیونکہ دونوں اطراف خلوص سے معاملے کا حل چاہتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک نے دوبارہ بات چیت شروع کر دی ہے یہ بات ہمارے اخلاص کی علامت ہے۔ امریکہ نے بھی ہماری دعوت کو قبول کر لیا ہے یہ ان کے اخلاص کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا یہ محض لفظوں کی جنگ ہے۔ دونوں اطراف نے اپنے دروازے کھلے رکھے ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ امریکہ کی وزیر توانائی ہیزل اولیری کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی امریکی وفد چند دنوں میں چین کا دورہ کرے گا جس کے دوران ٥ سے آٹھ ارب ڈالر کے معاہدوں پر دستخط ہونے کی توقع ہے۔

☆ ○ ☆

غزہ میں خود مختاری کی کامیابی

فلسطینی علاقے غزہ میں خود مختاری کی حکومت نے کامیابی کی ایک منزل طے کر لی ہے۔ فلسطینیوں نے پہلی بار اپنے ملک میں پیدا ہونے والے پھول یورپ کو برآمد کئے ہیں۔ یہ برآمدان کے اپنے نام پر ہوئی ہے۔

١٠ ہزار تازہ پھولوں پر مشتمل ایک بحری شپ منٹ نیدرلینڈ روانہ کی گئی ہے۔ یہ جہاز تل ابیب سے روانہ ہوا۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ اسرائیلیوں نے فلسطینیوں کو یہ اجازت دی ہے کہ ان کے اپنے نام پر کوئی چیز برآمد کی جائے۔ یہ برآمدِ تجارت ١٩٩٣ء کے اسرائیل فلسطین معاہدے کے نتیجے میں عمل میں آئی ہے۔ فلسطینی زرعی افسر نے کہا کہ یہ آغاز ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے پھول یورپ میں اپنی مارکیٹ پیدا کرنے میں کامیاب رہیں گے۔ اس سے پہلے بھی ہم نیدرلینڈ کی مارکیٹ کو پھول بھیجتے تھے مگر یہ اسرائیلی نام سے جاتے تھے۔ ایک اور زرعی افسر نے بتایا کہ ہمیں امید ہے کہ موسم بہار میں ہم ٥٠ ملین پھول یورپ بھجوائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی پھول اعلیٰ معیار کے ہیں اور عالمی مارکیٹ میں مقابلہ کر سکتے ہیں۔

☆ ○ ☆

پاکستان- خوراک کی کمی کا خطرہ

واشنگٹن کے انٹرنیشنل فوڈ سپلائی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے خبردار کیا ہے کہ اگر درست اقدامات نہ کئے گئے تو پاکستان کو سن ٢٠٠٠ء تک خوراک کی شدید کمی کا خطرہ لاحق ہو گا۔ اس وقت تک گندم میں ٧٫٧ ملین ٹن کی کمی' چاول میں ٠٫٠٩ ملین ٹن کی کمی' چینی میں ٥٫٤٤ ملین ٹن کی کمی' ایڈیبل آئل میں ٢٫٢٢ ملین ٹن کی کمی حتیٰ کہ کپاس میں بھی ٠٫٣١ ملین ٹن کی کمی کا خدشہ ہے۔

اس ادارے نے بتایا ہے کہ آبادی میں اضافے کی رفتار اگر موجودہ سطح پر یعنی ٣٫٠١ فیصد رہی اور زیر کاشت رقبہ میں کوئی اضافہ نہ ہوا اور پیداوار میں اضافے کی معمولی سی رفتار ہی جاری رہی تو پاکستان کو ٢٠٠٠ء تک خوراک کی سنگین کمی کے خطرہ سے دوچار ہونا پڑے گا۔

تاہم اس ادارے نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر آبادی میں اضافے کی رفتار کم ہو کر ٢٫٠٧ فیصد رہ جائے اور زیر کاشت رقبے میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے تو صورت حال اس کے برعکس ہو گی اور ٢٠٠٠ء تک پاکستان خوراک میں اضافی پیداوار کا مالک بن جائے گا اور گندم میں ٣٫٩ ملین ٹن اضافی پیداوار' چاول میں ٢٫٧٣ ملین ٹن' اور کپاس میں ٠٫٥٥ ملین ٹن اضافی پیداوار حاصل ہو سکے گی۔ اور پھر صرف چینی اور ایڈیبل آئل کی پیداوار میں کمی رہ جائے گی۔ کیونکہ اس وقت تک متعلقہ اشیاء کی طلب میں نمایاں اضافہ ہو چکا ہو گا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر آبادی میں اضافے کی رفتار میں کمی نہ ہوئی' جیسا کہ اس وقت ہو رہا ہے اور زیر کاشت رقبہ میں بھی نمایاں اضافہ نہ ہوا جیسا کہ اس وقت صورت حال ہے تو صورت حال خطرے کی حدوں کو چھونے لگے گی۔

الجزائر کا بحران

گذشتہ دنوں الجزائر کے وزیر خارجہ نے یہ بیان دیا تھا کہ ہم جس طریق پر اپنے ملک کو چلا رہے ہیں وہ دوسروں کے لئے باعث تقلید ہے۔ الجزائر میں مسلمان بنیاد پرستوں کے خلاف حکومت عرصہ تین سال سے برسرپیکار ہے ایک اندازے کے مطابق اب تک ٣٠ ہزار افراد اس خانہ جنگی کا ایندھن بن چکے ہیں الجزائر کی حکومت نے اس سال کے آخر میں صدارتی انتخاب کرانے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن الجزائر کی اپوزیشن نے صدارتی انتخاب کا منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔ حکومت کی مخالف سیاسی جماعتوں نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ملک میں تین سال سے جاری سیاسی تشدد کو ختم کرنے کے لئے صدارتی انتخابات کافی نہیں ہیں حکومت اپنے رویے پر نظرثانی کر کے جمہوریت کی بحالی کے لئے مذاکرات کرے یہ مطالبہ کرنے والوں میں اسلامک سالویشن فرنٹ بھی شامل ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ حکومت سال کے آخر تک صدارتی انتخاب کروانا چاہتی ہے مگر تشدد کے واقعات کے پیش نظر ایسا ہونا ممکن دکھائی نہیں دے رہا۔

اس وقت الجزائر سے جو تازہ خبریں ملی ہیں اس کے مطابق الجزائر کی سیکیورٹی فورسز نے ملک کے شمال میں کئی حملوں میں ٢٠ مزید مسلمان عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا ہے بی بی سی کے مطابق دس مزید افراد مغربی قصبے مسکرہ میں ایک تلاشی کے دوران ایک جھڑپ میں ہلاک کر دیئے گئے عسکریت پسندوں نے اعلان کیا ہے کہ ماہ رمضان میں وہ اپنی چھاپہ مار جنگ تیز کر دیں گے۔

یہ حالات بتاتے ہیں کہ الجزائر کی صورت حال کس حد تک پر امن اور دوسرے ملکوں کے لئے قابل تقلید ہے!

☆ ○ ☆

طالبان کون ہیں؟

افغانستان میں ایک نئی طاقت "طالبان" کے نام سے ابھری ہے جس نے حال ہی میں اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے کابل سے ملحقہ ایک سڑک پر قبضہ کر کے اسے سویلین ٹریفک کے لئے کھول دیا ہے جس سے کابل میں اشیائے صرف کی رسد شروع ہو گئی ہے۔ ضرور اشیاء کی قیمتیں نیچے آگئی ہیں اور شدید مہنگائی سے کچھ سکون ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"طالبان" کو عرف عام میں دینی طالب علم کہا جا رہا ہے انہوں نے حال ہی میں افغانستان میں حکمت یار گروپ کے خلاف کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ افغانستان کے سابق وزیر اعظم گلبدین حکمت یار الزام عائد کر چکے ہیں کہ اس تنظیم کو پاکستان کی جمیعت علمائے اسلام کی حمایت حاصل ہے۔ اب انہوں نے یہ کہا ہے کہ طالبان کو مغربی طاقتیں چلا رہی ہیں۔ یہ مغربی طاقتیں افغانستان میں اسلامی حکومت پسند نہیں کرتیں انہوں نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ طالبان کے ذریعے سے افغانستان میں اقوام متحدہ کے زیر انتظام امن کا عمل بھی سبوتاژ ہو رہا ہے۔ طالبان نے افغانستان کے نئے سیٹ اپ میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ نئی طاقت اس وقت حکمت یار کے خلاف کارروائیاں کر رہی ہے جبکہ صدر ربانی کے خلاف ابھی تک اس نے کارروائی نہیں کی اگرچہ طالبان کا کہنا یہی ہے کہ وہ صدر اور وزیر اعظم دونوں کی لڑائی کے مخالف ہیں لیکن ان کا صدر کے خلاف کارروائی نہ کرنا بہت سے لوگوں کی نگاہ میں مشکوک ہے۔ موجودہ صدر ربانی اور گلبدین حکمت یار میں سے صدر ربانی پاکستان کے زیادہ قریب ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ طالبان کی تائید و حمایت کرنے والے کون ہیں۔

اگر طالبان واقعی کوئی قوت ہے اور یہ قوت اقوام متحدہ کے زیر انتظام طے پانے والے موجودہ معاہدے میں شامل نہیں ہو رہی تو نئے معاہدے کا مستقبل بھی تاریک ہی نظر آتا ہے۔

☆○☆

بقیہ صفحہ ۱

مار کی کارروائیاں آرگنائز کر رہا ہے۔ اس کے اس کردار کی وجہ سے لوگ کئی قسم کی شک کی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ ایک معمولی سے آدمی کو بغاوت کے نام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ شمالی لوگ جنوبیوں کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں حالانکہ ایسی کوئی تقسیم نہیں۔ یہ حکومت کو ہٹانے کی بغاوت نہیں ہے بلکہ ان کا کام یہ ہے کہ ہر کسی کو لوٹتے ہیں۔ چرچوں اور مساجد کو بھی لوٹتے ہیں۔ یہ لٹیرے باہر سے طاقت پا رہے ہیں۔ یہ زیادہ تر ایسے امیر علاقوں میں وارداتیں کرتے ہیں جہاں ہیرے اور سونا پایا جاتا ہے یا زرعی طور پر امیر علاقے ہیں جہاں چاول کثرت سے ہوتا ہے۔ احمدی احباب بھی کثرت سے ان علاقوں میں آباد ہیں۔ جب حملے ہوتے ہیں تو یہ لوگ جان بچا کر جنگلوں میں یا پرامن جگہوں پر چلے جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا سیرالیون کا یہ مسئلہ اتنا بڑا قومی سانحہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی خدمات کوئی نمایاں اثر نہیں ڈال سکتیں۔ یہاں تو کروڑوں کروڑ کی امداد کی ضرورت ہے حضرت صاحب نے فرمایا ہر جگہ کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ان عالمی اداروں سے رابطہ کریں جو مصیبت زدگان کو امداد دیتے ہیں۔ ملائیشیا یا سنگاپور سے چاولوں کے بھرے جہاز یا یورپ سے زائد گھی۔ تیل وغیرہ بھجوایا جائے۔ کینیڈا والے بھی مدد دیتے ہیں۔ وہ سارے عالمی ادارے جو خدمت کرتے ہیں ان سے مقامی افراد رابطہ کریں۔ اور مقامی طور پر تقسیم کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا کے فضل سے احمدیت کی ساکھ ہے اس پر عالمی ادارے اعتماد کرتے ہیں ورنہ این جی اوز خود ہی امدادیں کھا جاتے ہیں۔ اس سے پھر امداد دینے والے رفتہ رفتہ مدد سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جاپان کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے بغیر کسی رسمی تحریک کے سب سے پہلا عطیہ مکرمہ سارہ رحمٰن صاحبہ اور ان کے خاوند کی طرف سے ۲۰۰ پونڈ کا آیا ہے اور دوسرا پاکستان سے ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کا ۵۰ ہزار روپے کا راولپنڈی سے آیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہر جگہ امداد کے لئے الگ شعبے قائم کئے جائیں جن سے ضرورت مندوں کی امداد کا کام کیا جا سکے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۰۸ میں احمد عبدالمنیب ولد مولوی غلام نبی قوم راجپوت بھٹی پیشہ بیروزگار عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۷ مرلے ۱۲/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی تین لاکھ روپے (۲) کلائی کی گھڑی مالیتی چار سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد عبدالمنیب ۱۲/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ اسفند یار منیب وصیت نمبر ۲۷۸۸۲ گواہ شد نمبر ۲ احمد محمد احسن وصیت نمبر ۲۷۸۴۸۔

مسل نمبر ۲۹۹۰۹ میں ماسٹر اللہ رکھا ولد غلام محمد قوم سندھو جٹ پیشہ سکول ٹیچر (ریٹائرڈ) عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن مرڑ چک R.B/۴۵ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک مکان واقع R-B/۴۵ چک مرڑ ضلع شیخوپورہ مالیتی اندازاً ستر ہزار روپے (۲) ایک مکان برقبہ پانچ مرلہ واقع دارالبرکات نمبر ۳۱/۲ قیمت اندازاً ۷۵،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۹۵۰+۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ماسٹر اللہ رکھا ولد غلام محمد R.B/۴۵ مرڑ P.O خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ محمد منور ولد غلام قادر چک نمبر R.B/۴۵ سانگلہ ہل گواہ شد نمبر ۲ عبدالغفور ولد فضل دین چک نمبر R.B/۴۵ سانگلہ ہل۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۰ میں سارہ وسیم بنت وسیم احمد قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن ۱۱۹ راوی بلاک ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سارہ وسیم بنت وسیم احمد ۱۱۹ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ صدر حلقہ علامہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۲ عبدالعزیز منگلا ۱۱۲۲ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۱ میں طیبہ بشیر بنت چوہدری بشیر احمد قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات ساڑھے تین تولے مالیتی نوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طیبہ بشیر بنت چوہدری بشیر احمد ۵۸ سول لائن ریلوے روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری محمد انور حسین ولد چوہدری حسین بخش ۵۸ سول لائن شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۲ بشیر احمد ولد چوہدری محمد انور حسین ۵۸ سول لائن شیخوپورہ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے پروگرام

بدھ

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز۔ اعلانات۔ نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت نظم
7-00 تا 8-00	نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	یوروفائل (پرانی فائلوں سے)
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے ورائٹی
9-00 تا 9-50	چلڈرن کارنر
9-50 تا 10-00	اعلانات۔ نظم۔ اختتام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- فروری-1995ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کے ڈویژن بنچ کے روبرو توہین رسالت کیس کے مدعی مولوی فضل حق نے اپنے وکالت نامے منسوخ کر دیئے ہیں اور کیس کی پیروی سے انکار کر دیا۔ تاہم فاضل عدالت نے قانونی تقاضوں کے پیش نظر کیس کی سماعت جاری رکھی ہے اور عدالتی معاونت کے لئے بلائے گئے وکلاء کی بحث سنی جنہوں نے کہا کہ یہ کیس عدم شہادت کا کیس ہے اور شہادتوں کے بغیر کسی ملزم کو سزائے موت نہیں دی جا سکتی۔ مقدمے کے مدعی مولوی فضل حق نے اپنی درخواست میں کہا تھا۔ کہ اس نے مسلمانوں کی بے حسی اور اپنی جان کے خطرہ کے پیش نظر کیس کی پیروی۔ نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سماعت کے روز ہائی کورٹ میں سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ کسی غیر متعلقہ شخص کو ہائی کورٹ کے احاطہ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ پولیس کی بھاری نفری جگہ جگہ متعین تھی۔

○ توہین رسالت کے کیس کے دوران لاہور میں مذہبی تنظیموں کے جلوس کی وجہ سے ۵ گھنٹے تک ٹریفک بند رہی۔ جلوس میں شریک افراد نے کسی شخص کو آگے نہ جانے دیا۔ یہ مظاہرہ مال روڈ کے جی پی او چوک پر ہوا۔ مظاہرین نے حکومت اور عدلیہ کے خلاف نعرہ بازی کی۔ اور ہاتھ اٹھا کر حکومت کے خاتمہ کے لئے دعائیں کیں۔

○ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے مسٹر اعجاز الحق ایم این اے کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے مجسٹریٹ کو رپورٹ پیش کی کہ مطلوبہ کلاشنکوف لائسنس یافتہ ہے جو بمعہ لائسنس پولیس کے قبضہ میں ہے۔ مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت منظور کرتے ہوئے ایک ایک لاکھ روپے کے دو مچلکے جمع کرانے کا حکم دیا۔

○ حوالات میں مسٹر اعجاز الحق کی طبیعت خراب ہو گئی۔ باتھ روم میں انہوں نے قے کی۔ رشتہ داروں اور ڈاکٹروں نے وہیں پر ان کا معائنہ کیا۔ تھانے سے رہائی کے بعد ان کو جلوس کی شکل میں ان کے گھر پہنچایا گیا۔

○ عید کے بعد کراچی میں بھارت کا ویزا آفس کھل جائے گا۔ پاکستان کو بمبئی میں ویزا آفس کھولنے کی اجازت دے دی گئی بھارتی ویزا آفس کراچی میں بھارتی قونصل خانے کی عمارت میں کھولا جائے گا۔ اس کے لئے بھارتی عملہ بھی آئے گا خفیہ ایجنسیوں نے سروے شروع کر دیا ہے۔

○ جمیعت علمائے اسلام صوبہ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات اور سپاہ صحابہ ضلع سیالکوٹ کے صدر مولانا محمد انذر قاسمی کو گذشتہ روز رات کے وقت جب وہ تراویح ادا کرنے کے بعد گھر جا رہے ایک موٹر سائیکل سوار نے سر میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

○ ناصر کالونی کراچی میں ایک ٹارچر سیل کا انکشاف ہوا ہے۔ اشرف لنگڑا گروپ کے تین ارکان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن کے پاس واقعی اکثریت ہے تو دیر کس بات کی ہے۔ کئی ماہ سے ہم سن رہے ہیں کہ تحریک عدم اعتماد آ رہی ہے۔ عوامی حکومت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

○ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات ایسے ہیں کہ عید مبارک پیش کرنا بھی مشکل ہو گا۔

○ امریکہ کی خاتون اول مسز ہلیری کلنٹن ۲۸- مارچ سے پاکستان کا دورہ کریں گی۔

○ امریکی سفارت خانے نے نئی طرز پر وزٹ ویزے کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ نئے ویزے کو صرف مشین پڑھ سکے گی صرف ان ملکوں میں یہ نیا ویزا جاری ہو گا جہاں سے امریکہ جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

○ افغانستان کی نئی فوجی طاقت طالبان نے کابل پر بھرپور حملے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے ایک اور صوبہ پر قبضہ کر لیا ہے اس وقت طالبان افغانستان کے ایک تہائی حصے پر قابض ہو چکے ہیں۔ پاکستان سے دینی مدارس کے سینکڑوں طلباء کو افغانستان بلا لیا گیا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن حکومت کو بلیک میل نہیں کر سکتی۔ تحریک عدم اعتماد لانا اپوزیشن کا جمہوری حق ہے۔ ہم خوش آمدید کہیں گے۔ اور موقع آیا تو ثابت کر دیں گے کہ پارلیمنٹ میں مکمل حمایت حاصل ہے۔ ۵- سال میں یہ حکومت عوام کی امیدوں پر پورا اترتے ہوئے ملک میں اقتصادی و صنعتی انقلاب لائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان طالبان کی کوئی مدد نہیں کر رہا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن اور حکومت میں صلح کے لئے گورنر پنجاب کا فارمولا قابل عمل نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں پیپلز پارٹی کی ہائی کمان کی رائے شامل نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس فارمولے پر عمل ہو گیا تو فائدہ مسلم لیگ (ج) کو ہی پہنچے گا کیونکہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے اکٹھے ہو جانے سے میدان میں صرف ایک ہی پارٹی مسلم لیگ (ج) بڑی اپوزیشن پارٹی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور پیپلز پارٹی کے درمیان جو معاہدہ ہے ہم اسے نہیں توڑیں گے نہ پیپلز پارٹی توڑے گی انہوں نے کہا کہ ہم بلدیاتی اداروں کے بارے میں عدالتی فیصلے کا احترام کریں گے۔ فیصلے کے خلاف اپیل کرنے پر غور کر رہے ہیں۔

○ دفتر خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ توہین رسالت کی سزا انگلینڈ اور کینیڈا میں بھی ہے۔ پاکستان میں یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہوا ہے۔ ہمارا قانون دوسرے ممالک کے قوانین سے مختلف نہیں۔ انہوں نے کہا کہ دو مسیحیوں کو سزا پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے اور اس فیصلے کے خلاف اپیل زیر سماعت ہے اس لئے اس کے متعلق رائے زنی مناسب نہیں۔

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے وفاقی حکومت کے اس موقف کو مسترد کر دیا ہے کہ کراچی کے حالات بہتر بنانے کے حوالے سے ایوان کی خصوصی کمیٹی صوبائی معاملات میں مداخلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حکومت کا یہ نیا موقف سن کر صدمہ ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کی کمیٹی کی تشکیل صوبائی خود مختاری کے خلاف ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے الزام لگایا ہے کہ چکوال کے ایٹمی مانیٹرنگ سیل کے ذریعے امریکہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی جاسوسی کرے گا۔

○ افغان رہنما گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ وہ طلباء کی مسلح تنظیم "طالبان" کے خلاف پاکستان سے احتجاج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تنظیم اسلام آباد میں قائم کی گئی اور ایک پاکستانی سیاسی جماعت اس کی حمایت کر رہی ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۰/- روپے۔ اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵/- روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں فون:- 04524-211283 / 771 فیکس:- 04524-212299

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱ ، ۶۳۲۰۳۴۴